REGD. No. P-67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۱

ہفت روزہ
بدر
قادیان

شمارہ نمبر ۳۲

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ
۲۵ نئے پیسے

ایڈیٹر:-
محمد حفیظ بقا پوری
نائب ایڈیٹر:-
خورشید انور

WEELY
BADR QADIAN

۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ ۱۲ر ظہور ۱۳۵۰ ہش ۱۲ر اگست ۱۹۷۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۹ ر ظہور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۴ر اگست کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
الحمد للہ۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ مع محترمہ بیگم صاحبہ و صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب بتاریخ ۱۱ر ظہور حیدر آباد کے سفر سے قادیان مراجعت فرما ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔

● حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشان کرام قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ حضرت ممدوح اب صحت یاب ہو چکے ہیں۔
الحمد للہ۔

نائیجیریا میں منا کے مقام پر ایک اور احمدیہ ہائر سکنڈری سکول کے باضابطہ افتتاح کی تقریب

افتتاح نائیجیریا کے ایجوکیشن کمشنر نے فرمایا احمدیہ مشن کی تعلیمی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین

افتتاحی تقریب میں اعلیٰ سرکاری حکام سمیت پانچ صد مہمانوں کی شرکت

نائیجیریا کے شمال مغربی صوبہ سکوٹو کے شہر منا میں نو احمدیہ ہائر سکنڈری سکول نے ۱۷ر مارچ ۱۹۷۱ء سے باقاعدہ کام شروع کر دیا تھا لیکن اس کا باضابطہ اور رسمی افتتاح ۸ر جولائی کو عمل میں آیا ہے۔ نصرت جہاں سکیم کے پروگرام آگے بڑھو کے تحت نائیجیریا میں قائم ہونے والا یہ دوسرا احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول ہے اس کا نام ناصر الدین ہائر سیکنڈری سکول رکھا گیا ہے۔ ۱۷ر مارچ سے ۶ر جولائی تک اس سکول کو کانو کے سیکنڈری سکول کے ٹیچر مکرم احمد ناجی صاحب اور مکرم شکیل منیر صاحب اور ان کی بیگم چلاتے رہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم شکیل منیر صاحب وہاں ایک جاپانی سکول میں ٹیچر ہیں اور وقفِ عارضی کے تحت اپنی رخصت خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر کے اس سکول کے عارضی انچارج کے طور پر کام کرتے رہے تا آنکہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم محمد یعقوب خاں صاحب ایم۔ اے۔ ایم کام نے ۶ر جولائی کو منا پہنچ کر سکول کا چارج سنبھالا اور ۸ر جولائی کو اس کا باضابطہ اور رسمی افتتاح عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب میں ایجوکیشن کمشنر نے مہمانِ خصوصی کے طور پر شرکت کر کے سکول کا افتتاح کیا۔ اور صدارت کے فرائض منا کے چیف الحاج احمد باگو نے ادا فرمائے۔ افتتاحی تقریب کی مختصر روئداد جو مشنری احمدیہ مشن نائیجیریا کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"ناصر الدین ہائر سیکنڈری سکول منا کا افتتاح ۸ر جولائی کو عمل میں آیا جس میں نائیجیریا کے ایجوکیشن کمشنر نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی اور صدارت کے فرائض منا کے چیف الحاج احمد باگو نے ادا فرمائے۔ سکول کے پرنسپل مکرم محمد یعقوب خاں صاحب کی تعارفی تقریر کے بعد مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا جس میں حکومت کے تعاون کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ نصرت جہاں سکیم کے آئندہ پروگرام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جوابی تقریر میں جناب ایجوکیشن کمشنر نے حکومت کے تعلیمی منصوبوں کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کی بے لوث مساعی کو سراہا اور خراج تحسین پیش کیا اور حکومت کی طرف سے پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ تقریب کے صدر جناب الحاج احمد باگو نے سکول کھولنے اور انہیں کامیابی سے چلانے کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی تعریف کی۔ بعد ازاں جناب ایجوکیشن کمشنر نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سکول کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں پانچ سو مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں ڈپٹی پرمننٹ سیکرٹری ایجوکیشن، ڈویژنل سیکرٹری منا۔ دیگر اعلیٰ سرکاری حکام اور چرچ کے سربرآوردہ نمائندے شامل تھے۔"

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سکول میں سر دست ایک لڑکیوں کی کلاس اور ایک لڑکوں کی کلاس ہے آئندہ سال سے یہ دونوں کلاسیں الگ الگ سکولوں کی حیثیت اختیار کر لیں گی۔ سکول کے پرنسپل مکرم محمد یعقوب خاں صاحب کی اہلیہ محترمہ پروین اختر صاحبہ ایم۔ اے بھی ان کے ساتھ ہیں۔ وہ لڑکیوں کے مضمون کی نگران ہیں۔ گورنر صاحب سکوٹو نے اپنی بجٹ کی تقریر میں اس سکول کے متعلق خاص خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ یوم عید میلاد النبی کے موقع پر سکول کے طلباء نے نسبت قابل قدر مظاہرہ کیا تھا جسے بہت پسند کیا گیا۔

نائیجیریا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نصرت جہاں سکیم کے تحت ۱۲ ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کا اعلان فرمایا ہے۔ جس کی بحمد للہ تعالیٰ ابتدا ہو چکی ہے۔ اور اب تک دو سکولوں کا قیام عمل میں آ چکا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کے جاری فرمودہ پروگرام کی جلد از جلد تکمیل فرمائے۔ آمین

آل کشمیر احمدیہ کانفرنس

بتاریخ ۲۷-۲۸-۲۹ر اگست بمقام سرینگر

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی آل کشمیر کانفرنس احاطہ مسجد سرینگر میں بتاریخ ۲۷ر ۲۸ر ۲۹ر اگست کو منعقد ہو رہی ہے۔ کشمیر کی تمام احمدیہ جماعتوں اور دیگر احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر روحانی اور علمی فائدہ اٹھائیں اور کانفرنس کی رونق بڑھائیں۔ تمام مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت ہو گا۔ البتہ موسم کے مطابق احباب اپنا بستر ہمراہ لائیں۔ یہ موسم کشمیر میں سیر و سیاحت کے لئے بھی اچھا ہوتا ہے۔

الداعی الی الخیر
غلام نبی نیاز
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ و صدر آل کشمیر جلسہ کمیٹی
سرینگر

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے دھرما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ معجزہ شفا کا ظہور۔ قبولیت دعا کا ایک واقعہ۔ محبت خداوندی کا ایک غیر معمولی نشان

احمدیت کے ذریعہ اسلام کی بعثت اولیٰ کا نظارہ

از مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق بی۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت ماشاء اللہ اچھی ہے۔ لیکن گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے اور لمبا عرصہ لیٹے رہنے کی وجہ سے جو کھچاؤ اعصاب میں پیدا ہو گیا تھا اس میں ابھی پوری طرح افاقہ نہیں ہوا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ التحیات کی حالت میں ابھی سہولت نہیں بیٹھ سکتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت دعا کر رہے ہیں چنانچہ مورخہ ۲۷ اور ۲۸ جون کی درمیانی رات کو کچھ جاگتی میں رات کے دو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بڑے زور کے ساتھ ایک شعر کے الفاظ سنے اور نیم بیداری کی صورت میں ان الفاظ کو ایک دیوار پر بھی خوبصورتی سے منقش صورت میں بھی دیکھا شعر تو پوری طرح حضور کو یاد نہیں رہ سکا لیکن جو مصرعہ اس کا یاد رہ گیا وہ یہ ہے

دامن رحمت حق
تیری اذیت اڑا کر لے گئی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تمام اذیتیں دور کر دے۔ آمین یا رب العالمین

حضور اقدس نے ملاقاتوں کے دوران بعض احباب سے جو گفتگو فرمائی۔ اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں

اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کے جلوے

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ سلوک بڑے پیار اور محبت کا ہے اور درحقیقت یہ اس کا پیار ہی ہے جو ہمیں مخالفتوں اور ظلم و ستم کے باوجود اطمینان اور سکینت عطا کرتا ہے جتنی مخالفت ہماری ہو رہی ہے اگر اللہ تعالیٰ کی محبت ہمیں حاصل نہ ہوتی تو کبھی کے اس کے مقابلہ میں ختم ہو چکے ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ ہر روز ہمارے لئے محبت اور پیار کے جلوے دکھاتا رہتا ہے۔

احمدی ڈاکٹروں کے ذریعہ معجزہ شفا کا ظہور

مغربی افریقہ میں ہم نے حال ہی میں ہسپتال کھولنے شروع کئے ہیں۔ ایک ہسپتال ہم نے گھانا میں بھی ... کے مقام پر کھولا ہے۔ جہاں ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کام کر رہے ہیں۔ اس جگہ رومن کیتھولک فرقہ کا ایک پرانا ہسپتال پہلے سے موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور مشن ہسپتال ہے۔ اس رومن کیتھولک ہسپتال کے ڈاکٹروں نے بعض مریضوں کو لاعلاج قرار دے کر ہسپتال سے رخصت کر دیا تھا جب ہم نے یہاں ہسپتال کھولا۔ تو قدرتاً یہ مایوس لوگ بھی ہماری طرف آئے۔ ہمارے ڈاکٹر صاحب نے دعاؤں کے ساتھ ان کا علاج شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار اور محبت کا جلوہ یوں دکھایا کہ ان میں سے اکثر کو شفا ہو گئی اور صحت یاب ہو کر ہمارے ہسپتال کی شہرت کا بھی باعث بن گئے۔ اب ایسے مریضوں کو جن کو ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے صرف اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے شفا ہو سکتی تھی۔ اس میں ہمارا کوئی کارنامہ نہ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و احمدیت کے حق میں اور ہمارے واقفِ زندگی ڈاکٹروں کے حوصلے بڑھانے کے لئے اور افریقن لوگوں کو ہماری طرف راغب کرنے کے لئے یہ معجزہ دکھایا۔ ایسے معجزات خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہر مشن میں نظر آتے رہتے ہیں۔

شفا صرف خدا کے حکم کے بعد ملتی ہے

شفا دینا اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ دوائی تو ایک پردہ ہے۔ ورنہ شفا اسی وقت آتی ہے۔ جب دوائی کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم اپنا اثر کرو اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک مرتبہ قادیان میں ایک طالب علم کو رات کو اس شدت سے قولنج کا دورہ اٹھا کہ اس نے چیخ چیخ کر سارا محلہ سر پر اٹھا لیا۔ ڈاکٹر فوری طور پر نہیں آ سکتا تھا، چنانچہ ہمارے حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے ایک کاغذ کی گولی بنائی اور اس پر دعا کر کے اس طالب علم کو پانی کے گھونٹ کے ساتھ نگلا دی۔ اس گولی کے اندر جاتے ہی درد جاتا رہا اب کاغذ کی گولی میں تو بظاہر کوئی دوا کا اثر نہ تھا۔ نہ ہی یہ قولنج کے درد کا علاج تھا۔

علاج تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا کہ تم اندر جا کر درد کو دور کر دو۔ چنانچہ خدائی فیصلہ کے مطابق اس کاغذ کی گولی نے دوائی کا اثر کیا اور مریض کو شفا ہو گئی۔

یہ دنیا عالم اسباب ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ دوائی بہرحال استعمال کرنی چاہیئے۔ لیکن اس بات پر ہرگز انحصار نہیں ہونا چاہیئے کہ فلاں دوائی سے ضرور فائدہ ہوگا فائدہ اسی وقت ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ کا حکم آئے گا۔

قبولیت دعا کا ایک واقعہ

فرمایا۔ مجھے اپنی زمینوں کے ایک تنازعہ کے سلسلہ میں فکر تھی اور میں اس میں کامیابی کے لئے دعائیں کیا کرتا تھا۔

ایک رات جب میں پڑھنے سے فارغ ہوا۔ اور سونے سے قبل حسب معمول ٹوتھ برش استعمال کرنے غسلخانہ کی طرف جانے لگا تو میرے دائیں کان کے پاس ایسی آواز آئی گویا آدمی کھڑا ہے اس کے الفاظ یہ تھے

”حضور مبارک ہو دے“

میں نے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہ تھا۔ اس آواز کے ساتھ میرے دل میں زمین کے متعلق اطمینان کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اگلے دن معلوم ہوا کہ فیصلہ میرے حق میں ہو گیا ہے۔ اب یہ کتنا بڑا پیار کا نشان ہے جو اللہ نے مجھے دکھایا۔

محبت خداوندی کا غیر معمولی نشان

اسی طرح ایک اور محبت خداوندی کا غیر معمولی نشان یوں ظاہر ہوا کہ مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ ہمیں شادی کئے ۲۳ برس ہو چکے ہیں لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باوجود اتنی عمر گذر جانے کے بھی اولاد کی نعمت سے نواز ے ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بظاہر میں عمر کے اس دور میں داخل ہو چکی ہوں کہ اولاد کا ہونا ناممکن نظر آتا ہے

میں نے اس کے لئے دعا شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے ۲۴ سال بعد اس کو لڑکا عطا فرمایا۔ اور جب میں افریقہ کے دورہ پر گیا تو یہ خاتون ہر جگہ منصورہ بیگم کے ساتھ لگی رہی

احمدیت کے ذریعہ افریقہ میں بتوں کا جلایا جانا

فرمایا۔ سال پچھلے میں افریقہ سے بعض تصاویر آئی تھیں جو نہایت ایمان افروز ہیں۔ ان تصاویر میں ہمارے نئے افریقن احمدی دوست جو احمدیت سے قبل بت پرست تھے اپنے بتوں کو جلا رہے ہیں جن کو وہ پوجا کرتے تھے اور ایسا کرتے ہوئے انکے چہروں پر بڑی اطمینان کے آثار نظر آتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کی بعثت اولیٰ کا نظارہ پھر ہمیں دکھایا ہے کہ مشرکین داخل حق ہو کر اپنے بتوں کو جلا ڈالیں۔

درخواست دُعا

خاکسار کا پچھلے ماہ پیٹ کا اپریشن ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب رہا۔ الحمدللہ۔ خاکسار تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اپنی خاص دعاؤں میں مجھے یاد رکھا۔ خاص طور پر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا جنہوں نے اپنے مکتوب مبارک میں بھی ناچیز کو دعاؤں سے نوازا تھا نیز حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا جنہوں نے خود بہت دعائیں کیں۔ بلکہ درویشان کرام کی خدمت میں بھی دعاؤں کی تحریک کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا سایۂ عاطفت ہم سب پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین۔

خاکسار

ڈاکٹر مظفر احمد منور آباد سرینگر۔

نوٹ:۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے اعانتِ بدر میں مبلغ ۔/۱۰ روپے ارسال کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیٹر بدر)

خطبہ جمعہ قسط ۲

آؤ آج ہم اپنے پیارے، اپنے مطاع اور خدا کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں کریں

دنیا نے آپ کے خلاف ہر قسم کے منصوبے بنائے اور ظلم ڈھائے مگر وہ ناکام رہی اور آپ سے قوتِ احسان کو نہ چھین سکی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۱ رفتح ۱۳۴۹ ہش (۱۱ دسمبر ۱۹۷۰ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

ایک اور بڑا اور سازش جو مسلمانوں کے خلاف کی گئی وہ دین کے نام پر جمع ہو کر بقول خود ان بے دینوں کو ہلاک کرنے کی سازش تھی۔ قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کو پہلے سے یہ بتا دیا تھا کہ کفار یہ سازش کریں گے لیکن ناکام ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (القمر آیت ۴۶)

الٰہی سلسلوں کے ساتھ ہمیشہ سے یہی ہوتا چلا آیا ہے۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا الٰہی سلسلہ جو پہلے تمام الٰہی سلسلوں سے مختلف بھی ہے اور وسیع بھی ہے اور بہت ارفع اور اعلیٰ بھی ہے کیونکہ انسانیت اپنے ارتقائی ادوار میں سے گذرتی ہوئی اپنی بلندیوں تک پہنچ چکی تھی۔ اس سلسلہ میں خدا کی طرف جانے والے صابی کہلانے لگے یعنی بے دین سمجھے جانے لگے اور یہ کفار مکہ جو بت پرست تھے اور یہودی جو تورات کے حامل تھے بزعم خویش دیندار بن گئے اور پھر یہ سارے نام نہاد دیندار ــــ بے دینوں کو نعوذ باللہ ہلاک کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ یعنی یہ سبھی انہوں نے ایک منصوبہ بنایا تھا کہ دین کے نام پر اکٹھے ہو کر سب نے اسلام کے خلاف منصوبہ بنا لیا اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ

یہ سارے بے دین ــــ دین کے نام پر اکٹھے ہو گئے اور وہ جو خدا کے عاجز بندے تھے ان کو بے دین قرار دے کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے تم کوشش کرو یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات سے نہیں روکا کہ وہ اکٹھے نہ ہوں بلکہ انہیں اکٹھا ہونے دیا اور مہلت بھی دی کہ تم اکٹھے ہو کر سوچو اور منصوبہ بنا ڈالو پھر حملہ کرو اور مدینہ کو گھیرے میں لے لو۔ مگر وہ خدائے قادر و توانا جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کے ہر پہلو سے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جب میری گرفت آئی تو تم اس سے کیسے بچ جاؤ گے؟ چنانچہ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف منصوبہ بنایا اور آپ کی مخالفت میں وہ سب اکٹھے ہو گئے۔ یہودی بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ باہر کے بہت سے قبائل بھی ساتھ مل گئے۔ سرداران مکہ جو اپنے آپ کو سارے عرب کا سردار سمجھتے تھے وہ اب مسلمانوں کے خلاف اس متحدہ کمان کے سردار بن گئے۔ اور انہوں نے مدینے کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ مسلمانوں کی بظاہر بڑی نازک حالت ہے (اگر تمثیلی زبان میں یہ الفاظ بول دیئے جائیں تو میں کہوں گا کہ) اللہ تعالیٰ نے آسمان پر سے کہا کہ میرے بندوں کو تم ہلاک کرو گے؟ میں نے تمہیں نام نہاد دین پر جمع ہونے کی اجازت تو دے دی ہے لیکن وہ جو میرے حقیقی بندے ہیں اور جنہیں قرآن کریم کی شکل میں ایک کامل اور مکمل دین عطا کیا گیا ہے تم ان کی آواز کو نہیں مٹا سکو گے۔ چنانچہ مسلمانوں کے ہاتھوں کفار کو سزا دلوانے اور عذاب کا مزہ چکھوانے کی بجائے ایک رات ان پر اللہ تعالیٰ کے غضب کا ایک ہی کوڑا پڑا اور وہ سارا مجمع منتشر ہو گیا۔

غرض الٰہی سلسلوں کے خلاف ایک منصوبہ یہ بنایا جاتا ہے کہ دین کے نام پر سب بے دین اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ مگر دنیا سمجھتی ہے کہ وہ خاموش ہے حالانکہ وہ خاموش نہیں ہوتا۔ وہ کہتا ہے میں ان کو ڈھیل دیتا چلا جاتا ہوں تاکہ ان کا منصوبہ نتیجہ خیز ہو جائے۔ یہ مشورے کر لیں۔ ان کا اکٹھ ہو جائے اور یہ سامان اکٹھا کر لیں اور اپنی تدبیروں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سردار مقرر کر دیں۔ پھر کوچ کریں اور ہماری خدا کے گھر کو گھیرے میں لے لیں اور سمجھیں کہ وہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ الٰہی اسکیم کے مطابق منصوبے کی بناء پر کفار نے مدینے کو آکر گھیر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں تک تو تمہیں اجازت ہے لیکن اس سے آگے میں تمہیں اجازت نہیں دوں گا کیونکہ میں غالب اور انتقام لینے والا ہوں تمہیں یہ کہا گیا تھا کہ خدا کے نام پر

خدا کی طرف بلانے والے کی آواز سنو اور اس کے پیچھے چلو۔ مگر تم نے ایسا نہیں کیا۔ اب جس خدا کی طرف تمہیں بلایا جا رہا تھا وہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔ اب وہ اس صفت یا ان صفات کے جلوے دکھا کر تمہیں بتائے گا کہ میرے اس منادی کی آواز حق و صداقت پر مبنی تھی یہ آواز اس کے اپنے دل کی آواز نہیں تھی۔ یہ آواز کسی منصوبے کے نتیجہ میں بلند نہیں ہوئی تھی۔ یہ شیطان کی آواز نہیں تھی بلکہ یہ آواز خدائے واحد و یگانہ کی آواز تھی جو خدا کے محبوب کی زبان سے نکل تھی اور یہی آواز غالب آئے گی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کو کہا کہ انہوں نے منصوبے بنائے۔ بناتے رہیں اور ایک دوسری جگہ فرمایا کہ صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو ان کا "کید" (وہاں بھی کید کا لفظ استعمال فرمایا ہے) یعنی ان کا مکر اور ان کی سازش کامیاب نہیں ہو گی۔ چنانچہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر و تقویٰ کی جو ہدایت دی گئی تھی۔ انہوں نے اس ذریعہ سے خدا کی محبت کو پایا اور خدا کے انتقام کو جوش دلایا اگر مسلمان خود آگے سے جواب دیتے تو خدا تعالیٰ کہتا تم سمجھتے ہو کہ ان کا مقابلہ کرنے کی تمہارے اندر طاقت ہے تو پھر جاؤ ان سے لڑو۔ مگر مسلمانوں نے کہا۔ اے ہمارے خدا! ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں ہے۔ یہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہم تیری اجازت کے بغیر ان کے خلاف ایک تنکا بھی نہیں اٹھائیں گے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اٹھائی۔ اس سے پہلے تو مسلمانوں نے تلوار نہیں پکڑی۔ جب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میری طرف سے اجازت ہے تو مسلمان اپنی ٹوٹی ہوئی تلواروں کے ساتھ میدان میں نکل کھڑے ہوئے بعض دفعہ تو ان کی لکڑی کی تلواریں ہوتی تھیں بعض دفعہ تلواروں کے مقابلے میں سوٹیاں حتیٰ کہ خیموں کے ڈنڈے استعمال کرنے پڑے۔ بدر کی جنگ میں مسلمانوں نے ایک موقعہ پر خیموں کے ڈنڈے استعمال کئے۔ اور مدینہ میں بھی کئی غرض دشمن کی تلواروں کے مقابلے میں یہ چیزیں استعمال ہوتی تھیں۔ اب جو شخص ایک تنکا لے کر ایک پہاڑ کا مقابلہ کرتا ہے اور یہ یقین رکھتا ہے کہ وہی جیتے گا اس شخص پر الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ اس نے اپنے تنکے پر بھروسہ کیا۔ اور اپنے خدا پر بھروسہ نہیں کیا۔ کیونکہ تنکے اور پہاڑ کا آپس میں کوئی مقابلہ ہی نہیں۔

پس تدبیر کی دنیا میں مخالفین کو تھوڑی سی تدبیر کرنے کی اجازت دے دی اور مسلمانوں سے فرمایا کہ تمہاری تلواریں کسی کام کی نہیں ہیں۔ میری طاقت آئے گی۔ آسمان سے میرے فرشتے نازل ہوں گے اور وہ تمہارے مخالفین کو ہلاک اور تمہاری حفاظت کریں گے۔

پس مخالفین کا ایک منصوبہ بقول ان کے دین کے نام پر جمع ہو کر جو حقیقی دیندار ہے اُسے بے دین کہہ کر ہلاک کرنے کا ہے اور چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ابدی زندگی عطا کی ہے۔ اس لئے قیامت تک اس قسم کے منصوبے ہوتے رہیں گے۔ لیکن میں اس وقت ان کا ذکر نہیں کر رہا۔ میں حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے اقعات بتا رہا ہوں۔ چنانچہ آپ کے زمانہ میں سارے بے دین آپ کے خلاف اکٹھے ہو گئے۔ بڑی حیرت ہوتی ہے کہ مکہ کے بت پرست اور تورات کے حامل یہودیوں کا دین تو ٹھیک ہو گیا اور انہوں نے اپنے آپ کو صداقت پر سمجھ لیا لیکن وہ جو خدائے واحد و یگانہ کی طرف لوگوں کو بلاتا تھا وہ جس کے حق میں خانہ کعبہ کے بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بشارت دی تھی اور تورات کے حامل حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی پیشگوئی کی تھی وہ بے دین ہو گیا اور یہ بت پرست اور یہودی اکٹھے ہو کر دیندار بن بیٹھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا میں اُن کو مہلت دوں گا کہ یہ اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچائیں اور مسلمانوں سے فرمایا میں تمہیں کہتا ہوں

تم جتنی بھی کیوں نہ تدبیر کرو۔ تم دعا کرو تم صبر سے کام لو۔ تم اشتعال نہ دلاؤ۔ تم گالی کے مقابلے میں گالی نہ دو بلکہ دعائیں دو کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی نمونہ تھا تم معاف کرو۔ البتہ انتقام لینے اور معاف کرنے کی جو صفت ہے۔ اصل میں تو یہ دونوں حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی ان صفات کے جلوے جس حد تک اپنے بندوں میں دیکھنا چاہتا ہے۔ اس حد تک ان صفات کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

یہی فرق ہے

اللہ تعالیٰ کی تشبیہی صفات اور بندوں کی صفات میں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ غالب ہے اور مسلمانوں کو بھی اس نے غلبہ بخشا ہے لیکن اس صفت عزیز میں پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے کیونکہ کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے بندے میں اس جھلک کا اور خدا تعالیٰ کی اصل صفات کا۔ مثلاً جو سورج کی روشنی ہے اس کا ایک چھوٹے سے آئینہ میں جو عکس پڑ رہا ہے اس عکس کا اصل روشنی کے ساتھ کوئی مقابلہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔

اسلئے ہمارے واسطے یہ بات سمجھنی ضروری ہے کہ

توحید خالص کے قیام

کے لئے (میں پھر اپنے پہلے پوائنٹ کی طرف عود کرتا ہوں) ہم نہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں اور نہ اس کی صفات میں کسی کو شریک قرار دیں۔ البتہ اس نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ میری صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ہمیں یہ بھی فرمایا ہے کہ جتنا رنگ بھی چاہو رنگ چڑھاؤ تم میرے شریک نہیں بن سکتے۔ حد بندی مقرر ہے۔ مثلاً اس نے فرمایا ہے کہ ہر چیز میری نظر میں ہے۔ میں ہر چیز کو دیکھتا ہوں لیکن اللہ کی نظر اور بندے کی نظر میں بڑا فرق ہے۔ انسان کی نظر محدود ہے۔ انسانی آنکھ روشنی کی محتاج ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قوتِ دید کسی روشنی کی محتاج نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ خود روشنی ہے۔ وہ تو تمام جہانوں کا نور ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انتقام کی صفت کا جب وقت آئے گا میں اس کا جلوہ دکھاؤں گا۔ تم بھی اس کا رنگ اپنے اندر پیدا کرو۔ لیکن ابتدائی زمانہ میں تو بالکل اور بعد میں بہت حد تک تمہارے اندر عفو کی صفت کے جلوے نظر آنے چاہئیں انتقام لینے کا جب موقع پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دے دے گا۔ مسلمان بھی عجیب قوم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے درخت کاٹنے کی اجازت دے دی ....

.... شاید نو درخت کاٹے گئے تھے اور یہ کوئی بات نہیں یہاں ایک جانگلی جاکر نو نو دس دس درخت کاٹ دیتا ہے اور اسے اس کا کوئی احساس ہی نہیں ہوتا لیکن مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے عجیب دل اور دماغ دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ یہ میرے بندے مجھ میں فنا ہیں۔ یہ میری اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرتے۔ میں نے کہا ہوا ہے کہ درختوں کو نہیں کاٹنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اس کا رسم و رواج پڑ جائے تو اس سے بنی نوع انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس واسطے جہاں ضرورت پڑی وہاں یہ کہہ دیا کہ میری طرف سے اجازت ہے۔ چنانچہ حدیثوں کی بجائے خود قرآن کریم میں اس کا ذکر فرما کر اسے بنیادی اصول بنا دیا۔

غرض فرمایا کہ تم نے انتقام نہیں لینا میں خود انتقام لوں گا۔ چنانچہ جب یہ سارے اپنی ناسمجھی اور جہالت کے نتیجہ میں "بے دینوں" (جو کہ حقیقتاً دین کے حامل تھے) کے خلاف جمع ہوئے تو خدا نے فرمایا تم نے انتقام نہیں لینا۔ میں نے قرآن عظیم میں یہ کہا تھا۔

اکید کیداً

آج میں دنیا کے سامنے تمہارے ذریعہ سے اپنی اس تدبیر کا مظاہرہ کرنے لگا ہوں جس میں تمہارے ہاتھ کا کوئی دخل نہیں ہے۔ چنانچہ وہ اجتماع جو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے نتیجہ میں عمل میں آیا تھا وہ کسی انسانی دخل کے بغیر راتوں رات غائب ہوگیا۔ مسلمانوں کو پتہ ہی نہیں لگا۔ صبح اٹھے تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ نے "کل یوم ھو فی شان" کی رو سے اپنی ایسی تقدیر چلائی کہ وہ خود ہی بھاگ گئے۔

آپ اس پر بھی غور کریں۔ ایک ہی قسم کی چیزیں ہوتی ہیں۔ انسان دعا کرتا ہے ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کی ایک شان نظر آتی ہے۔ دوسرے وقت میں اس کی ایک اور شان نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین کا مخالف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے کر آج تک کروڑوں دفعہ شکست کھا چکا اور پتہ نہیں اور بھی کتنی دفعہ اس کو شکست ملے گی لیکن ان کروڑوں موقعوں پر بنی نوع انسان نے اللہ تعالیٰ کے کروڑوں نئے جلوے دیکھے کوئی جلوہ تکرار (Repeat ری پیٹ) نہیں ہوا۔ اسی واسطے قرآن کریم میں

گذشتہ انبیاء کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایک نبی کے مخالفین کے متعلق ہم نے یہ عذاب نازل کیا۔ دوسرے نبی کے زمانے والوں پر یہ عذاب نازل کیا اور تیسرے نبی کے مخالفین کسی اور قسم کے عذاب کے مورد بنے اور اس طرح اصولی طور پر بتا دیا کہ ہم منکرین انبیاء کو مختلف عذابوں کے ذریعہ پکڑتے ہیں۔ پس ایک یہ تدبیر کی جاتی ہے کہ سارے اکٹھے ہو کر الٰہی سلسلے کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں مگر ہلاک نہیں کر سکتے۔

ایک اور تدبیر انھم یکیدون کیداً کی رو سے تاریخی لحاظ سے ہمیں جو نظر آتی ہے وہ کھانے میں زہر دے کر مارنا ہے۔ ایک تو دھوکے سے مارنا ہے۔ اسے اس کا حصہ بھی بنا سکتے ہیں اور اسے ایک مستقل حیثیت بھی دے سکتے ہیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ کو کھانے میں زہر ملا کر قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ یہ ۷،۶ ھ کا واقعہ ہے۔ یہودیوں نے بھنا ہوا گوشت پیش کیا تھا اور اس میں زہر ملا ہوا تھا۔ اس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔

بہرحال کفار کا ایک قسم کا منصوبہ یہ تھا کہ کھانے میں زہر ملاؤ اور اس طرح مسلمانوں کو قتل کرو۔ یہ بھی ویسے دھوکے کی ہی ایک شکل بن جاتی ہے۔ لیکن چونکہ

یہ بڑی اہم چیز ہے

اس واسطے میں نے اس کو علیحدہ رکھا ہے۔ تو گویا زہر دے کر مارنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن وہ قوم جو اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح اس کی ذات اور صفات کی معرفت رکھنے والی ہے وہ اس ناپاک سازش سے محفوظ رہتی ہے۔

....

.... اس وقت صحابہ رضوان اللہ علیہم کے خلاف کتنی سازشیں کی گئی ہوں گی بعض تو ظاہر ہو گئی تھیں بعض اندر ہی اندر ناکام ہو گئیں۔ وہ ظاہر بھی نہیں ہوئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو اس قسم کی زہریلی سازشوں سے محفوظ رکھا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی زندگی کے طفیل اللہ تعالیٰ قیامت تک آپ کے سچے متبعین کو اس قسم کی سازشوں سے محفوظ رکھے گا۔

پس ایک سچے مسلمان سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ تمہارے خلاف سازشیں تو کی جائیں گی اور میں ان سازشوں کو تکمیل تک پہنچانے کی اجازت بھی دے دوں گا۔ لیکن ان سازشوں کا وہ نتیجہ نہیں نکلنے دوں گا جو مخالفین چاہتے ہیں کہ نکلے فرمایا "اکید کیداً" اس وقت میں اپنا منصوبہ جاری کروں گا۔ اس وقت میری صفات حسنہ کا تمہارے حق میں کبھی رعب کی شکل میں ظاہر ہوں گی کبھی تمہارے وجود میں دنیا میرے حسن کا جلوہ دیکھے گی۔ تمہارے وجود میں میرا حسن چمکے گا اور اس طرح تم دنیا کے ایک حصے کو اپنی طرف کھینچ لو گے اور ان کے دلوں میں اپنا پیار پیدا کر لو گے ابھی وہ تم میں شامل نہیں ہوئے ہوں گے لیکن وہ تمہارے مددو معاون بن جائیں گے اور کبھی تمہارے سلسلوں میں احسان کے جلوے دکھاؤں گا۔ اب کسی کو اللہ تعالیٰ کے

حسن اور احسان کے جلوے

دکھانا یہ انسان کی طاقت ہی نہیں ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت نہ دے۔ وہ دوسرے سے حسن و احسان کا سلوک کر ہی نہیں سکتا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کتنے ہی منصوبے کیے گئے۔ میں نے ان کی چند مثالیں دی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے عنوان باندھ کر ایک آدھ مثال بھی دے دی ہے۔ غرض آپ کے خلاف منکرین اسلام نے بے شمار منصوبے کیے۔ لیکن آپ کو بتایا گیا تھا کہ منصوبے ہوں گے اور نتیجہ نکلنے تک کامیاب ہوں گے لیکن نتیجہ نکلنے تک کا جو عرصہ ہے اس میں کامیاب ہوں گے۔ جب اس حد تک منصوبہ کامیاب ہو جائے گا تو دنیا کی عقل یہ کہے گی کہ اس منصوبے کا یہ نتیجہ نکلنا چاہیئے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی شہادت یہ ہوگی کہ میرے بندوں کے خلاف ایک کامل منصوبے کا کبھی وہ نتیجہ نہیں نکلے گا جو دنیا کے معیار کے مطابق نکلا کرتا ہے۔ اور میں اپنے بندوں کی حفاظت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے اس سلوک کا یہ سلسلہ اسی طرح چل رہا ہے۔ البتہ جیسے کہ میں نے بتایا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام کے خلاف بڑے بڑے منصوبے ہوئے۔ پہلے دنیائے عرب اور پھر کسریٰ اور قیصر مسلمانوں کے مخالف ہو گئے۔ ان کی ہزاروں لاکھوں کی فوج تھی ان کی فوج کے مقابل کہتے تھے کہ شام سے پہلے اسلامی فوج کا صفایا کرکے رکھ دیں گے۔ مسلمان ہماری طرف پھر نگاہ اٹھا کر دیکھنے کے قابل نہیں ہوں گے۔ یہ ارادے تھے ان کے اور یہ منصوبے تھے ان کے۔

یہ تدبیر تھی ان کی اور یہ سازش تھی ان کی کہ مسلمانوں کا صفایا کر دیا جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے تم نے بڑے منصوبے بنا رکھے ہیں سامان تمہارے پاس ہیں۔ ذرا ان سامانوں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کر کے تو دیکھو بہر حال ان تمام تر تکلیف دہ منصوبوں اور ان تمام سازشوں نے مسلمانوں کے چہروں سے نہ مسکراہٹیں چھینی اور نہ انکی قوتِ عمل سے قوتِ احسان کو چھینا مثلاً

حضرت خالد بن ولید رضؓ

اٹھارہ ہزار کی فوج نے کسریٰ کی لاکھوں کی فوج کے مقابلے میں چلے گئے تھے۔ انہوں نے کسریٰ کو اپنے پہلے خط میں لکھا کہ میں تمہیں اس بات سے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ جاں نثار سپاہی جو تمہارے مقابلے پر آئے ہیں وہ موتوں سے اس سے زیادہ پیار کرتے ہیں جتنا تم اپنی زندگیوں سے پیار کرتے ہو۔ چنانچہ ان کے چہرے مسکرا رہے تھے۔ موت ان کے سامنے کھڑی تھی لیکن موت کا یہ احساس ان کی مسکراہٹ نہیں چھین سکا۔ مگر مخالفینِ اسلام کی زندگی کی محبت اور پیار ان کو موت سے بچا نہیں سکا غرض ساری دنیا اکٹھی ہو کر بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں سے مسکراہٹیں نہیں چھین سکی کیونکہ ساری دنیا نے ظلم ڈھانے کی کوشش کی لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین سے قوتِ احسان نہیں چھینی گئی۔

ہم اب تھوڑے سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے فیضان کے جلوے ہماری زندگیوں میں بھی نظر آ رہے ہیں۔ کئی لوگ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ یہ بات کیا ہے! میں ان سے کہا کرتا ہوں کہ بات یہی ہے کہ اسّی سالہ تکفیر اور

اسّی سالہ مخالفت

نے نہ ہمارے چہروں سے مسکراہٹ چھینی ہے۔ اور نہ ہم سے قوتِ احسان چھینی ہے ہم ہنستے ہوئے چہروں کے ساتھ بغیر کسی ایک شخص کی بھی دشمنی دل میں لئے ہمیشہ ہر شخص پر احسان کرتے یا کرنے کے لئے تیار ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جتنی طاقت دے رکھی ہے۔ اس کے مطابق ہم ہر شخص سے احسان کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور

یہ ایک حقیقت ہے

کہ اللہ تعالیٰ جس کو قوت احسان عطا کرتا ہے اسے وہ ایک ایسی عظیم تلوار دیتا ہے (اگر مادی رنگ میں مثال دینی ہو) جس کے ٹوٹنے کا کوئی خطرہ نہیں اور جسکی دھار کے کند ہونے کا کوئی خطرہ نہیں

پس مسکراتے ہوئے اور ہنستے ہوئے دنیا کے سارے منصوبوں کی خار دار جھاڑیوں کے درمیان سے اپنے نرم راستے بناتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ اور قوت احسان ایک عجیب نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ قوت عطا کی ہے اس قوت کے استعمال میں اپنے اور بیگانے میں فرق نہ کرو خدا کے ہر بندے سے وہ پیار کرو جس پیار کا اس نے اپنے بندے کو مستحق قرار دیا ہے۔ اور اپنے آپ کو کسی سے اونچا اور برتر نہ سمجھو خواہ وہ صبح سے شام تک تمہیں گالیاں دینے والا ہو تم نہیں جانتے کہ کل کو اللہ تعالیٰ اسے نہ صرف ایمان کی توفیق دے۔ بلکہ تم سے زیادہ مقبول عمل کرنے کی توفیق دے کل کا تمہیں علم نہیں اور آج پر اترانے کا تمہیں کوئی حق نہیں ہے۔

پس مخالف کے ساتھ بھی پیار کا برتاؤ اور احسان کا معاملہ کرو اسے بھی اپنے وجود میں

اللہ تعالیٰ کے حسن کے نظارے

دکھاؤ جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں غلبہ اسلام کے خلاف سارے منصوبے ناکام ہوئے اور فتح مکہ کے موقعہ پر یہ عظیم نعرہ لگایا گیا اور پھر بعد میں ہمیشہ آج تک لگایا جاتا رہا)......

اور وہ یہ کہ جب مخلصین کو اصلاح کا موقعہ ملا تو فرمایا

"لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ"

آج تمہارے ہر قسم کے پچھلے گناہ معاف خدا تمہیں آئندہ نیکیوں پر قائم رکھے پس تم دنیا کے محسن کی حیثیت سے دنیا کے خادم بنائے گئے ہو اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیار کرنے کا دعویٰ بھی رکھتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیار کرنے کی توفیق بھی عطا کی ہے۔ اکثر کو الا ماشاء اللہ کمزور اور منافق بھی ہوتے ہیں۔ لیکن وہ تو کسی لحاظ سے کسی شمار میں نہیں ہوتے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے تمہیں جس عظیم عطاء سے نوازا ہے۔ اس کی قدر کرو اور دنیا کے دل اس عظیم عطا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے کی کوشش کرو اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس کی توفیق عطا فرمائے

(اللھم آمین)

منظوریٔ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۱ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جا چکی ہے احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور جن جن جماعتوں کے انتخابات تا حال نہیں ہوئے وہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں اور انتخاب کروا کر منظوری حاصل کر والیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ او۔ ایم پی کٹک نمبر ۳

(اڑیسہ)

صدر	مکرم سید ابو صالح صاحب
سیکرٹری مال و سیکرٹری وصایا	،، عبد الصمد خان صاحب
سیکرٹری تعلیم	،، شیخ محمد سعید صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت	،، مولوی غلام مصطفیٰ صاحب
سیکرٹری امور عامہ	،، محمد شریف صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید	،، ڈاکٹر طارق احمد صاحب
سیکرٹری ضیافت و امام الصلوٰۃ	،، ماسٹر صلاح الدین خان صاحب ٹیلر

جماعت احمدیہ پنکال ضلع کٹک اڑیسہ

صدر	مکرم مولوی محمد فرقان علی صاحب
نائب صدر و سیکرٹری مال	،، مولوی محمد قاسم صاحب
سیکرٹری امور عامہ	،، علی خان صاحب
سیکرٹری تعلیم	،، مراط علی خان صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت	،، یار محمد صاحب
سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وقف جدید	،، ماسٹر محمد شمس الدین صاحب
سیکرٹری ضیافت	،، ثناء اللہ خان صاحب
امین	،، عبد الستار خان صاحب

جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ)

صدر	مکرم منشی یوسف علی خان صاحب
نائب صدر	،، منشی عبد الحلیم خان صاحب
سیکرٹری مال	،، منشی سید شہاب الدین صاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت و سیکرٹری تحریک جدید و سیکرٹری وقف جدید	مکرم منشی سید عبد الباری صاحب
سیکرٹری تعلیم	،، منشی سید غلام احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ و خارجہ اور آڈیٹر	مکرم مولوی ذو الفقار علی خان صاحب بی۔ اے
سیکرٹری وصایا	مکرم شیخ مبارک علی صاحب
سیکرٹری ضیافت	،، شیخ عمر علی صاحب
امین	،، میر نصرت علی صاحب
قاضی	مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب

جماعت احمدیہ یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ

(جموں کشمیر)

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت	مکرم غلام رسول صاحب راتھر بالستو
سیکرٹری امور عامہ	مکرم عبد المجید صاحب ٹاک

نوٹ:۔ پہلا نام غلط شائع ہوا ہے اسکی تصحیح کی جاتی ہے۔ اور دوسرا نام رہ گیا تھا جو اب شائع کیا جاتا ہے

حیدرآباد، یادگیر اور چنتہ کنٹہ کے مخلصین

کا

احمدیہ جوبلی حال حیدرآباد کے وعدہ جات کی ادائیگی کیلئے تعاون

جزاھم اللہ احسن الجزآء

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے بموجب خاکسار ۳ جولائی کو دارالامان سے حیدرآباد کے لئے روانہ ہوا تاکہ احمدیہ جوبلی حال کی تعمیر نو کیلئے حیدرآباد، یادگیر، چنتہ کنٹہ کی جماعتوں کے جن مخلصین بھائیوں نے گرانقدر وعدے کر رکھے ہیں ان سے وصولی کا انتظام کیا جائے ۷ جولائی سے ۱۷ جولائی تک وصولی کا کام جاری رہا۔ یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ تقریباً تمام وعدہ کنندگان نے مخلصانہ تعاون دیا۔ اور خدا کے فضل سے تقریباً ۲۲ ہزار روپیہ وصول ہو گیا الحمد للہ۔

چونکہ اس سال علاقہ دکن کے بڑی کے تاجروں کو بعض غیر معمولی حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس لئے بڑی رقموں کے وعدے والے احباب نے یہ خواہش کی تھی کہ یکمشت وصولی کے بجائے چار ماہی اقساط (جولائی۔اگست۔ستمبر۔اکتوبر ۱۹۷۱ء) میں وصولی کی جائے۔ چنانچہ اس سہولت کے مطابق تمام احباب نے پہلی قسط ادا فرمادی اور باقی تین اقساط اگست تا اکتوبر تین ماہ میں ادا کریں گے اللہ تعالیٰ سابق ادائیگی کے لئے انہیں جزائے خیر بخشے اور آئندہ ادائیگی کے لئے توفیق بخشے آمین

وصولی کے سلسلہ میں مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ نے ان سارے ایام میں میرے ساتھ رہ کر تعاون دیا اور محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے متواتر پندرہ روز اپنی کاڑی کی سہولت بہم پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دونوں کو جزائے خیر بخشے۔

وعدہ جات کی ادائیگی کرنے والے احباب کی فہرست بغرض دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے اور نیز بدر میں بھی شائع کی جا رہی ہے تاکہ قارئین کرام ان مخلصین کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اسمائے ادائیگی کنندگان	رقم وصولی
مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدرآباد	۳۰۰۰/-
،، سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ	۵۰۰/-

اسمائے ادائیگی کنندگان	رقم وصولی
مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب چنتہ کنٹہ	۱۰۰۰/-
،، سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب حیدرآباد	۱۰۰۰/-
،، عبد العزیز صاحب دواد حیدرآباد	۵۰۰/-
،، محمد احمد صاحب غوری حیدرآباد	۲۵/-
،، سیٹھ فاضل کرم علی صاحب ،،	۱۰۰/-
،، صلاح الدین صاحب ،،	۱۰۰/-
،، ارشاد حسین صاحب ،،	۱۰۰/-
،، سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر	۳۰۰۰/-
،، محمد نعمت اللہ صاحب غوری / ،، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر	۱۰۰/-
،، محمد ادریس صاحب یادگیر	۲۰۰/-
محترمہ صدیقہ بانو صاحبہ حیدرآباد	۱۵۰/-
مکرم محمود کلمک صاحب ،،	۵۰۰/-
،، ظہور الدین صاحب ،،	۳۰/-
،، غلام رؤف الدین صاحب ،،	۵۱/-
،، ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ،،	۵۰/-
محترمہ اہلیہ ڈاکٹر حبیب علی صاحب ،،	۲۵/-
مکرم سیٹھ اعجاز حسن صاحب ،،	۵۰/-
،، سید جہانگیر علی صاحب ،،	۲۵۰/-
محترمہ والدہ ،، ،، ،،	۵۰/-
مکرم شرف الدین خان صاحب ،،	۷۵/-
،، سیٹھ نثار احمد صاحب یادگیر	۲۰۰/-
محترمہ زینب النساء صاحبہ حیدرآباد	۱۰/-
،، امۃ الباری صاحبہ ،،	۱۸۸/-
مکرم بشیر احمد صاحب ،،	۴۵/-
،، مظفر احمد صاحب ،،	۱۰/-
،، محمد الیاس صاحب ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حیدرآباد	۱۰/-
مکرم عبد المجید صاحب انصاری و مرزا احمد اللہ بیگ صاحب حیدرآباد	۲۵۰/-
مکرم یوسف حسین صاحب حیدرآباد	۵۱/-
،، مبارک احمد صاحب ،،	۱۰۰/-
،، سیٹھ غلام محمد صاحب چنول میاں ،،	۵۰/-
،، محمد کاشف الدین صاحب ،،	۲۰/-
،، عبد الغنی صاحب چنتہ کنٹہ	۱۱/-
،، سید مصطفےٰ حسین صاحب حیدرآباد	۲۵/-
،، محمد منصور احمد صاحب ،،	۲۵/-
،، نذیر احمد صاحب ،،	۱۵/-
،، منیر احمد صاحب سنڈیکیٹ ،،	۲۵/-

اسمائے ادائیگی کنندگان	رقم وصولی
مکرم سراج الدین صاحب ہاشمی	۲۰/-
،، عبد الرشید صاحب آف لنڈن	۱۰/-
،، عبد الشکور صاحب	۵۰/-
،، احمد حسین صاحب	۱۲۰۰/-
،، سید محمود علی صاحب	۵۰/-

اسمائے ادائیگی کنندگان	رقم وصولی
مکرم عبد المنان صاحب	۷۵/-
،، احمد عبد الرشید صاحب	۷۰/-
،، محمد منظور احمد صاحب	۲۶/-
،، محمود احمد صاحب	۲۰/-
،، خواجہ عبد الواجد صاحب	۲۰/-
،، خواجہ عبد الرشید صاحب	۱۰/-
،، خواجہ عبد المجید صاحب انصاری	۵۰/-
مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ	۱۵/-
مکرم احمد عبد الباسط صاحب	۱۵/-
،، میر احمد افضل صاحب	۳۰/-
،، محمد ابراہیم خان صاحب	۲۵/-
،، محمد محی الدین صاحب غوری شاد نگر	۱۰۰/-
،، جماعت سکندرآباد	۵۰/-
،، مولوی احمد عبد اللہ صاحب مرحوم	۲۰/-
،، منورہ بیگم صاحبہ	۱۲/-
،، غلام شاہ صاحب شرق مرحوم سکندرآباد	۱۰۰/-

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

جن مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں اپنے مخلصانہ وعدہ جات فرمائے تھے۔ ان میں سے بعض احباب کی طرف سے اس مد میں کوئی رقم تاحال وصول نہیں ہوئی۔ اور بعض احباب کی طرف سے اپنے وعدے کے مقابل پر وصولی بہت ہی کم ہوئی ہے۔ اس صورت میں ایسے احباب کے لئے معیاد مقررہ تک (جو اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ختم ہو جائے گی) اپنے وعدے کی کل رقم ادا کرنی مشکل ہو جائے گی ایسے مخلصین بھی ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یا تو یکمشت کل رقم ادا کر دی اور یا پھر تھوڑے عرصہ بعد میں۔

اکثر جماعتوں کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں وعدہ کنندگان کا حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ اسلئے احباب کوشش فرمائیں کہ ابھی سے ماہوار اقساط کی صورت میں ادائیگی شروع کر دی جائے تاکہ میعاد مقررہ تک اپنا وعدہ کی کل رقم آسانی سے ادا کر سکیں۔

کل رقم اپریل ۱۹۷۱ء تک ادا کرنے والے مخلصین کی فہرست بغرض دعا حضور پر نور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کی جائے گی۔ اسلئے احباب کوشش فرماویں کہ اسی سال اپنی کل رقم ادا کر دیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دعا

میری اہلیہ تقریباً تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ کئی ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا احباب کرام سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست۔ اسی طرح میرا لڑکا خورشید احمد چار یوم سے بخار کی وجہ سے کافی علیل ہے نیز اسے سینے میں بھی کافی روز سے درد ہے۔ بعض اوقات سانس رک جاتی ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے دعا کی جاتی ہے کہ خدا تعالےٰ میری تمام پریشانیاں دور فرمائے اور اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

خاکسار محمد معین الدین احمدی محبوب نگر (آندھرا)

سکندرآباد میں مقامی لجنہ اماء اللہ کا ایک تربیتی جلسہ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پُر مغز تقریر

رپورٹ مرسلہ محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندرآباد

سکندرآباد ۲۳ ر جولائی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کے زیر اہتمام آج الہ دین بلڈنگ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جسمیں صدارت کے فرائض محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے ادا کئے تلاوت قرآن کریم محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ نے کی پھر نعت محترمہ مریم بیگم صاحبہ نے پڑھی پھر خاکسار جنرل سیکرٹری نے سپاسنامہ پیش کیا بعد ازاں حضرت سیدہ موصوفہ کی تقریر ہوئی اس کے بعد انتخابات عمل میں آئے سپاسنامہ اور محترمہ آپا جان کی تقریر درج ذیل کی جاتی ہے۔

نذرِ عقیدت

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہمیں یہ موقعہ بہم پہنچایا کہ ہم اس معزز اور بزرگ ہستی کو جو آج ہم میں رونق افروز ہیں لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کی جانب سے اھلاً وسھلاً و مرحبا عرض کر سکیں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں بے شک آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔ لیکن اس سے کہیں بڑھ کر آپ ہمارے لئے باعثِ صد احترام ہیں کہ آپ ہمارے پیارے اور محبوب آقا حضرت مصلح موعودؓ کی بہو ہیں۔ ہمارے لئے قطعی ناممکن ہے کہ آپ کے اوصافِ حمیدہ اور مساعی حسنہ کا اظہار اس مختصر وقت میں کر سکیں۔ ہم سب یہ جانتی ہیں کہ ہمارے پیارے امام کو احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کا بے حد خیال تھا۔ اس ضرورت کے پیش نظر حضور کی یہ خواہش تھی کہ حضور کی بیویاں اور بچیاں اعلیٰ تعلیم پا کر یہ دینی خدمت سرانجام دے سکیں ہمیں خوشی ہے۔ اور اعتراف ہے اس حقیقت کا کہ جب حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک فرزند حضرت میاں وسیم احمد صاحب کو وادی غیر ذی ذرع میں بسا دیا تو آپؓ کے پیش نظر یہی خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا جذبہ تھا۔ اور حضور کی اس خواہش کو حرف بحرف ہم حضرت میاں صاحب کی جلیل القدر خدمات سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں بلکہ انہیں بیگم صاحبہ کا بھی پورا تعاون حاصل ہے۔ اور آپ جماعت کی خواتین کی تعلیم و تربیت میں شب و روز مصروف ہیں۔

ہم اس حقیقت کا ایک دفعہ پھر اظہار کرتی ہیں کہ آپ ہمارے لئے بعد قابلِ افتخار ہیں۔ اور اس وقت جو مسرت آپ کی موجودگی سے ہمیں [illegible]

آج آئی ہے چمن میں بعد مدت کے بہار
تازگی ہر پھول پر ہے ہر کلی پہ ہے نکھار
[illegible] خاطر کتنی نظر ہے چمن اور دل ہے اور
آئیے وہ جن کا نام سب کر رہے ہیں انتظار
[illegible]
آپ کی اس سرم فرمائی کے ہم مشکور ہیں
دل ہمارے رشک کے جذبات سے بھرپور ہیں
صدرِ محفل ہماری آپا حضرت عالی مقام
آپکی ذاتِ گرامی باعثِ صد احترام
آپنے ہم کو کیا تشریف لا کر بامرام
کہہ رہی ہیں یہ نگاہیں آپکو جھککر سلام
ہے دعا کہ
زندگی میں زندگی کی ہر کوئی راحت ملے
ہر قدم پر ہر گھڑی اللہ کی نصرت ملے
تندرستی ہو عطا اور عمر میں برکت ملے
خدمتِ دینِ خدا کی اور بھی طاقت ملے
ہم ہیں دعا کی خواستگار
ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ
سکندرآباد

محترمہ بیگم صاحبہ کی تقریر

[illegible]

نے محترمہ سیٹھی ماں مرحومہ کا ذکرِ خیر کیا اور فرمایا جیسے میں گھر میں داخل ہوئی تو سیٹھی ماں کو نہ پا کر جو کیفیت مجھ پر طاری ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے زندگی کے جتنے لمحات تھے سب خدمات دین میں گزارے لجنہ اماء اللہ سکندرآباد کے قیام کے بعد سے سیٹھی ماں پہلی صدر تھیں۔ میں نے ان کو ہر وقت قربانیوں کے لئے تیار پایا۔ سوائے دینی باتوں کے اور کوئی بات میں نے ان کے منہ سے نہیں سنی وہ بہنیں جنہوں نے ان کا زمانہ دیکھا ہے۔ اور ان کی تربیت یافتہ ہیں وہ اس کو چھوڑیں نہیں بلکہ اس کام کو جو انہوں نے شروع کیا تھا اسے جاری رکھیں محترمہ سیٹھی ماں کا نام تو تاریخ لجنہ میں زندہ جاوید بن گیا اب یہ آپکا فرض ہے کہ آپ جو اپنے آپ کو ان کی وارث سمجھتی ہیں۔ ان ہی کی طرح لجنہ کے لئے قربانیاں پیش کریں۔ اب میں اصل مضمون کی طرف آتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

اے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے مجسم رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ ہم نے آنحضرتؐ کی نبوت اور آپکے روحانی فیض اور برکات کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھا ہے اور آپ کی رحمت ہمیشہ ظاہر ہوتی رہے گی۔۔۔ پس آنحضرتؐ کا وجود مبارک مذاہب عالم کے لئے ایک رحمت ہے۔ مذہب کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ کی ہستی اور توحید پر ہے یہی وہ دو بنیادی باتیں ہیں جن پر کسی مذہب کی عمارت کی بنیاد میں استوار کی جاتی ہیں

آنحضرتؐ کی بعثت کے وقت دنیا کی حالت بگڑی ہوئی تھی۔ اور خاص طور پر عورت کا وجود کس قدر قابل رحم تھا اسلام سے قبل اس کو کوئی عزت حاصل نہ تھی لیکن رحمۃ للعالمین نے اس طبقہ نسواں پر مذہب اسلام کے ذریعہ ایک عظیم احسان فرمایا ہے اور اس دنیا کو جو مر چکی تھی پھر زندگی بخشی۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں فرماتے ہیں:۔

"ہمارے سید و مولا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں مبعوث ہوئے تھے۔ جبکہ دنیا ہر ایک پہلو سے خراب اور تباہ ہو چکی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ظھر الفساد فی البر والبحر یعنی جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئے یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو اہل کتاب کہلاتے ہیں وہ بھی بگڑ گئے اور جو دوسرے لوگ تھے جن کو الہام کا پانی نہیں ملا وہ بھی بگڑ گئے ہیں قرآن مجید کا کام دراصل مردوں کو زندہ کرنا تھا جیسا کہ وہ فرماتا ہے اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتھا یعنی یہ بات جان لو کہ اب اللہ تعالیٰ نئے سرے سے زمین کو بعد اس کے مرنے کے زندہ کرنے لگا ہے اس زمانہ میں عرب کا حال نہایت درجہ کی وحشیانہ حالت تک پہنچا ہوا تھا اور کوئی نظام انسانیت کا ان میں باقی نہ رہا تھا۔ اور تمام معاصی ان کی نظر میں فخر کی جگہ تھے۔

ایک ایک شخص صدہا بیویاں کر لیتا تھا حرام کا کھانا ان کے نزدیک شکار تھا ماؤں سے ساتھ نکاح کرنا حلال سمجھتے تھے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کو کہنا پڑا حرمت علیکم امھاتکم یعنی آج مائیں تمہاری تم پر حرام ہو گئیں ایسا ہی وہ مردار کھاتے تھے۔ آدم خور بھی تھے دنیا کا کوئی بھی گناہ نہیں جو وہ نہ کرتے تھے۔ اکثر معاد کے منکر تھے بہت سے ان میں خدا

کے وجود کے بھی قائل نہ تھے لڑکیوں کو اپنے ہاتھ سے قتل کرتے تھے بچوں کو ہلاک کر کے ان کا مال کھا جاتے تھے۔ بظاہر انسان تھے مگر عقلیں مسلوب تھیں۔ نہ حیا تھی نہ شرم نہ عزت تھی شراب کو پانی کی طرح پیتے تھے۔ جس کا زنا کاریاں اوّل نمبر پر ہوتا وہ قوم کا رئیس کہلاتا تھا۔ بے علمی اسقدر تھی کہ اردگرد کی قوموں نے ان کا نام امّی رکھدیا تھا۔ ایسے وقت میں اور ایسی قوموں کی اصلاح کے لئے ہمارے سید و مولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے مکہ میں ظہور فرما ہوئے۔ پس اس وجہ سے قرآن شریف دنیا کی تمام ہدایتوں کی نسبت اکمل اور اتم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی اور کتابوں کو ان تین قسم کی اصلاحوں کا موقعہ نہیں ملا اور قرآن شریف کو ملا اور قرآن شریف کا یہ مقصد تھا کہ حیوانوں سے انسان بنا دے اور انسان سے با اخلاق انسان بنا دے اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنا دے۔“

پس وہ تعلیم جس کو آپؐ لے کر آئے اور جس پر آپ نے خود عمل کر کے اعلیٰ اخلاق دنیا کے سامنے پیش کئے۔ اس تعلیم کو پھر دنیا نے ایک دفعہ بھلا دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے پھر ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس کو دوبارہ زندہ کیا اس قرآن مجید کو پڑھ کر اس کا مطلب سیکھ کر اور اس پر عمل کر کے آپؑ نے اپنے آپ کو باخدا انسان بنانا ہے۔

حضرت مسیح موعود کشتی نوح میں فرماتے ہیں۔

”جو شخص قرآن مجید کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔“

(کشتی نوح ص۲۱)

حضرت مسیح موعود کے خلفاء نے یکے بعد دیگرے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور اپنے بچوں کو عمل کروانے اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھانے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے جب تک آپ میں سے ہر ایک عورت اور ہر بچی قرآن مجید پڑھی ہوئی اس کا ترجمہ صحیح رنگ میں جانتی ہوگی تب ہی وہ موجودہ زمانے میں اسلام کی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کر سکے گی دنیا اس وقت بہت آگے نکل چکی ہے۔ لیکن موجودہ روش کو دیکھتے ہوئے اس وقت ہر طبقہ یہ چاہتا ہے کہ ہمارے سامنے کچھ اصول ہوں جنکو اپنا کر ہم اور ہماری اولاد تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائے آج دنیا تحریک جدید کے ان اصولوں کو جنکو ہمارے خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ نے ۳۶ سال قبل جماعت کے سامنے پیش کئے اپنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن ہماری جماعت نے ان اصولوں کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور وہ تمام رسومات جن کو ترک کرنے کے لئے آپ نے بار بار فرمایا تھا۔ ان کو شادیوں میں سب سے پہلا نمبر دیا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج سے چار سال قبل جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

”میں احمدیوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے ہر بدعت اور رسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے۔ اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پر بند کر دیں گے۔“

رسومات کا تعلق چونکہ زیادہ تر عورتوں سے ہوتا ہے اس لئے عورتوں کو قرآن مجید کا یہ حکم ہمیشہ پیش نظر ہونا چاہئے کہ

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اللہ تعالیٰ نے ہم پر آنحضرت صلعم کی اطاعت کے ساتھ خلفاء کی اطاعت فرض کر دی ہے۔ اور ہر تحریک جو خلیفۂ وقت کی طرف سے ہو اس پر آپ کا عمل کرنا اور اپنی اولاد کا عمل کروانا اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے ماتحت اس تنظیم کو بار بار بہنوں کے سامنے پیش کرنا آپ کا فرض ہے۔

حضرت مصلح موعود نے لجنہ اماء اللہ کی تحریک کرتے ہوئے ۱۹۲۲ء میں فرمایا تھا۔

”اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفۂ وقت ہو اسکی تیار کردہ اسکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھکر تمام کارروائیاں ہوں“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بار بار جماعت کو اس طرف توجہ دلا رہے ہیں اور خاص طور پر رسومات ترک کرنے کی طرف مستورات کو خطاب فرما رہے ہیں۔ آپ بہنیں مرکز سے دور رہتی ہیں مرکز میں بار بار جانا خلیفۂ وقت کی روح پرور خطبات سننا انسان کے اندر بڑی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ پس جبکہ دوری کی وجہ سے آپ اور آپ کے بچے مرکز میں نہیں جا سکتے تو کم از کم اس نورانی ذخیرہ کی طرف بڑھیں اور حضرت مسیح موعود کی نایاب کتب کا مطالعہ بار بار کریں جس کے پڑھنے سے انسان کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اپنی اولاد کو گھر میں ان کتابوں کے مطالعہ کی عادت ڈالیں اگر آپ ۲۴ گھنٹوں میں سے صرف ایک گھنٹہ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے میں صرف کریں اور ایک ماہ مطالعہ کے بعد خود اپنا جائزہ لیں پھر دیکھیں آپ کو اپنے اندر کیا تبدیلی نظر آتی ہے۔ لیکن مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ زیادہ لڑکیوں سے تو ابھی بات چیت کا موقعہ نہیں ملا لیکن جس سے پوچھا یہی جواب ملا کہ ہم اردو نہیں جانتے۔ میں ماؤں کو نہیں کہتی کہ اپنے بچوں کو انگریزی اسکولوں میں داخل نہ کروائیں بلکہ میں یہ کہوں گی کہ ضرور بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں لیکن گھر میں اردو پڑھنی سکھائیں تا وہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے اس نایاب ذخیرے سے فائدہ اٹھا سکیں جو قوم کے لئے آپ نے لکھیں بچوں کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھائیں تفسیر کبیر تفسیر صغیر جیسے انمول موتی آپکے پاس ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملفوظات جسکو ہر بچہ پڑھکر سمجھ سکتا ہے پڑھنے کے لئے دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بنصرہ العزیز کی مسلسل پانچ سال سے کوشش ہے کہ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھ جائے تا خدا کی بھیجی ہوئی اور آنحضرت کی لائی ہوئی تعلیم پر آپ صحیح رنگ میں عمل کر سکیں کیا میں آپ سے پوچھ سکتی ہوں کہ اپنے خلیفہ کی تحریک کے بعد آپ میں سے کس کس ماں کو یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم اپنے بچوں کو خلیفۂ وقت کی تحریک پر سب سے پہلے عمل کروائیں حضرت عائشہ رضی سے کسی نے سوال کیا کہ آنحضرت کے اخلاق کیسے تھے۔ آپ نے اس کو کیا پیارا جواب دیا تھا کان خلقہ القرآن کہ قرآن مجید کا مطالعہ کرو آپ کے تمام اخلاق قرآن مجید کے مطابق تھے۔

پس میری بہنو! آپ بھی اور آپ کی بچیاں بھی جبتک قرآن مجید کا ترجمہ نہیں سیکھیں گی اسوقت تک کیسے معلوم ہوگا کہ اس کے اندر کیا تعلیم اور احکام ہیں۔ قرآن مجید آپ کے ہر علم کو زندہ کرے گا اس صورت میں جب آپ قرآن مجید کی تعلیم کو سیکھیں گی اور اپنی اولاد کو سکھائیں گی اور اس کے مطابق اپنے اخلاق کا نمونہ پیش کریں گی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

”حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر کام نہیں چل سکتا مجھے خدا نے الہاماً بتایا ہے کہ اگر پچاس فی صد عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی گویا خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کو تمہاری اصلاح کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جب تک تم اپنی اصلاح نہ کر لو ہمارے مبلغ خواہ کچھ کریں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا حقیقت یہی ہے کہ جب تک دنیا پر یہ ظاہر نہ کر دیا جائے کہ اسلام نے عورت کو وہ درجہ دیا ہے اور عورتوں کو ایسے مقام پر کھڑا کر دیا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اس میں اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس وقت تک ہم غیروں کو اسلام کی طرف لانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایک غیر مذہب کا آدمی قرآن مجید کا مطالعہ اور اس پر غور اور اس پر عمل تو تب کریگا جب وہ (باقی صفحہ ۹ پر)

قسط نمبر ۷

جناب پادری عبدالحق رئیس المناظرین کے
مسیحی ہونے کی حقیقت اور وجوہات پر ایک نظر

از محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر تصنیف قادیان

نوٹ:۔ سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو بدر ۲۹ جولائی سنہ ۷۱ء افسوس ہے کہ اس مضمون کی آخری قسط جلد شائع نہ ہو سکی ۔۔۔ (ایڈیٹر بدر)

جناب پادری صاحب آپ کے نزدیک حادث و محدود نبی کے لئے ازلی و غیر محدود ذات الٰہی سے الہام و عرفان کا پانا محال ہے تو ہمارا سوال یہ ہے کہ پہلے انبیاء کس طرح بغیر واسطہ الہام پاتے رہے اور اگر ان کو بھی مسیح کے واسطہ سے الہام ملتا تھا تو اس کا کیا ثبوت ہے؟ اور اگر آپ کے نزدیک ان انبیاء میں بھی مسیح ہی کا ظہور تھا تو آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟

دراصل آپ کا مفروضہ خیالی ہے جو منطقی طور پر بلا ثبوت ہونے کی وجہ سے غلط ہے اگر ایک حادث غیر قدیم انسان دوسرے حادث و غیر قدیم انسان سے استفادہ کرنے کے قابل ہے اور سب انسان ایک دوسرے سے استفادہ کر رہے ہیں تو وہ اپنے خالق و مالک و مربی سے کیوں استفادہ نہیں کر سکتے اور ان کو کیوں درمیان میں مسیح کا واسطہ بننے کی ضرورت رہتی ہے اور جبکہ آپ کے نزدیک خدا اور مسیح اور روح القدس ایک ہی وجود ہیں تو مسیح اور دوسرے انسانوں کے درمیان کسی اور واسطہ کی ضرورت باقی رہتی ہے اور اس واسطہ کا تسلسل لازم آتا ہے۔

پادری صاحب اپنے مفروضہ کے لئے کوئی عقلی دلیل پیش نہیں کی اگر ایک انسان بھارت میں بیٹھ کر دور دراز ملک امریکہ میں بیٹھے ہوئے انسان کا کلام سن سکتا ہے تو خدا تعالیٰ جو محدود نہ ہونے کی وجہ سے بھارت کے اندر بھی شاہ رگ سے بھی نزدیک موجود ہے۔ اس کا الہام وہ کیوں نہیں سن سکتا۔ انسان ایک بھیڑ کو اس کے بچپن سے پالتا اور اس کی تربیت کرتا ہے وہ بھیڑ اس کے اشاروں تک کو سمجھ لیتی ہے۔ بلانے پر اس کے پاس آ جاتی ہے اور اس کی بات سمجھ کر اس کا ساتھ دیتی ہے وہ اسے دوسرے لوگوں میں سے پہچان لیتی ہے اور نہیں کہہ سکتے کہ وہ بے عقل حیوان ہو کر عاقل انسان کی بات نہیں سمجھ سکتی تو پھر یہ کیونکر محال ہے کہ عاقل بالغ و مدرک انسان اپنے خالق و مالک و مربی خدا کا الہام بغیر واسطہ کے حاصل کر سکے۔ جبکہ بھیڑ اور اس کے مربی کے درمیان کسی واسطہ کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تو خدا اور انسان کے درمیان کسی اور انسان نما خدا کا واسطہ بننے کی کیوں ضرورت ہے اور خدا کیوں بلا واسطہ انسان سے کلام نہیں کر سکتا۔ یہ تو اس کی مرضی ہے کہ وہ انسانوں سے براہِ راست یا فرشتہ یا کسی نبی کے ذریعہ سے کلام کرے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت سے جو اس کا فعل ہے بغیر کسی درمیانی واسطہ کے مستفید ہو رہا ہے تو وہ اس کے الہام و کلام سے کیوں مستفید نہیں ہو سکتا کیا خدا میں بھی یہ طاقت نہیں۔ اگر اس نے اس کے جسم میں روح پھونکی ہے تو کیا وہ اس کے دل میں اپنا الہام ڈالنے پر قادر نہیں؟

(۵) پنجم۔ پادری صاحب آپ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں توریت اور انجیل پر ایمان لانے کا حکم بالتصریح موجود ہے ان کے بگڑنے یا معدوم ہونے کا ذکر نہیں کیا گیا۔ کہنا یہ چاہیے تھا کہ چونکہ وہ معدوم ہو چکی یا بگڑ چکی ہیں اسلئے ان پر ایمان نہ لاؤ مگر وہ ان پر ایمان لانیکا حکم دیتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم نے کہیں بھی نہیں فرمایا کہ تورات اور موجودہ اناجیل کے سب طلب پاک پر ایمان لا کر ان پر عمل کرو۔ دوسرے قرآن کریم نے ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا کہکر بتا دیا ہے کہ اب ان سے بہتر کتاب آ چکی ہے پس ایمان لا کر اس پر عمل کرو۔ اگر تم اسلام سے مرتد ہو گے تو تم پر خدا کا عذاب آئے گا۔ ملاحظہ ہو تکاد السمٰوٰت یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدًا ان دعوا للرحمٰن ولدًا (مریم ۹۱-۹۲) اس عذاب کا وقت اب نزدیک ہے۔ نیز بتایا اسلام سب مذاہب پر ایک دن غالب آ جائے گا۔ فرماتا ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔ کہ خدا نے اپنا رسول ہدایت و دین حق دے کر بھیج دیا ہے تاکہ وہ اسے سب ادیان پر غالب کر دے۔ پس یہودیت و نصرانیت اور تورات اور اناجیل پر عمل کرنے کا سوال ہی باقی نہ رہا۔

یہ کہنا کہ بعض روات مثل ابن عباس رض کہتے ہیں کہ تحریف کتب سے مراد اہل کتاب کی صرف غلط تاویل ہے یہ ان کا ذاتی خیال ہے جو ان کتب کی حقیقی تحریف کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ سابقہ صحف انبیاء کی تحریف اب الم نشرح ہے خود محقق عیسائیوں کو اس تحریف کا برملا اعتراف ہے۔ ہر شخص ان کتب کے مختلف نسخوں کو لے کر اس تلخ حقیقت کو دیکھ سکتا ہے آئے دن ان میں رد و بدل ہوتا رہتا ہے۔ یہ رد و بدل بتاتا رہتا ہے کہ یہ صحف اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہے نیز موجودہ مسیحی عقائد جو پولوسی عقائد ہیں اصل مسیحی عقائد نہیں بلکہ زمانہ کی ایجاد ہیں جس کی وجہ سے عیسائی دنیا عمل سے مادر پدر آزاد ہے

(۶) پادری صاحب نے چھٹی وجہ یہ پیش کی ہے کہ اگر یہ صحف بگڑ چکے تھے تو آنحضرت صلعم کے دعویٰ تک خدا کی طرف سے روحانی ہدایت کے افادہ کا تعطل لازم آتا ہے اور یہ کفر ہے گویا پادری صاحب آپکو معلوم ہونا چاہیے کہ مختلف وقتوں میں آنحضرت صلعم سے قبل انبیاء آ کر حقیقت حال بیان کرتے رہتے تھے۔ ہاں نئی کتاب تو پرانی کے رد و بدل اور شکوک کے غیر معمولی ظہور پر ہی آ سکتی تھی۔ نیز قوم بھی اپنی عملی حالت کے اعتبار سے ضلالت کے گڑھے میں گر جاتی تو نئے دین کا اجرا ضروری ہو سکتا تھا سو قرآن کریم نے فرمایا ظهر الفساد فی البر والبحر کہ فساد ہر لحاظ سے عالمگیر ہو چکا ہے۔ اسلئے نئے دین کی ضرورت پیش آ گئی ہے اور پرانی کتب کی ضرورت باقی نہیں رہی ہاں تائیدی طور پر وہ کام دے سکتی ہیں۔ اسلئے یہود و نصاریٰ کو فرمایا کہ تم ان سے مدد لے کر صداقت کو پہچان سکتے ہو

پادری صاحب آپ فرماتے ہیں کہ اگر یہ مان لیا جائے کہ صحف انبیاء بگڑ چکے تھے تو اس سے خدا تعالیٰ کی ناکامی لازم آتی ہے۔ بگڑ بگڑے ہوئے صحیفوں کو خدا تعالیٰ کی ناکامی قرار دینا جناب پادری صاحب یہ آپ کی غلطی ہے کیونکہ وہ کتب وقتی اور عارضی تھیں اور کامل مستقل جامع و عالمگیر نہ تھیں۔ ان کے بعد کامل جامع و عالمگیر کتاب و دین کا آنا ضروری تھا۔ اس لئے حضرت مسیح نے فرمایا تھا۔ کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کی تم کو ضرورت ہے مگر ابھی تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے جب روح حق آئے گا وہ کامل سچائی لائے گا (یوحنا) پس کامل کتاب سابقہ صحف انبیاء کے بعد آنے والی تھی۔ حضرت موسیٰ نے اپنے بعد خدا کی تیسری تجلی سے وابستہ بتاتے ہوئے اسی کو آتشیں شریعت قرار دیا ہے (استثناء ۳۳: ۲) حکمت بھی یہی چاہتی تھی کہ پراگندہ اقوام کی طرف پہلے وقتی اور حسب ضرورت مختص القوم دین دیئے اور پھر جب کہ سب کے اجتماع کی صورت پیدا ہو جائے اور صانع بھی ارتقائی منازل طے کر کے مزید باتوں کو برداشت کرنے کے لائق بن جاوے اور سابقہ کتب بھی بگڑ جاویں تو کامل جامع و عالمگیر کتاب کی آ دے

پادری صاحب آپ فرماتے ہیں کہ میری مشکلات کا حل مجھے انجیل میں مل گیا۔ مسیح کی الوہیت اور اس کی صلیبی موت اور اس کے جی اٹھنے کے راز درست ہیں پولوس کی اختراع نہیں۔ مگر تورات کی رو سے پولوس نے مسیح کی صلیبی موت کو لعنتی قرار دیا ہے۔ جس سے ان کے دعوائے مسیحیت پر کاری ضرب لگتی ہے اور وہ کاذب ٹھہرتے ہیں حضرت مسیح نے خود یہودیوں کے جواب میں اپنی الوہیت دیگر ملہموں اور رسولوں کی الوہیت ہی کی طرح قرار دی ہے نہ کہ ان سے مختلف اور انجیل میں مسیح نے نشان دکھانے کی پیشگوئی میں صلیبی واقعہ کی طرف اشارہ کر کے اسے یونس نبی والا نشان قرار دیا ہے۔ یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ گیا تھا زندہ رہا تھا اور زندہ ہی نکلا تھا اسی طرح مسیح کا بھی صلیب پر زندہ رہنا۔ قبر میں زندہ جانا اور اس سے زندہ نکلنا ضروری تھا ورنہ نشان باطل جاتا ہے اور مسیح کا بقول یہود کاذب ہونا لازم آتا ہے اور صلیب پر مرنے سے نعوذ باللہ لعنتی اور کاذبوں و لعنتیوں ...

والی موت قرار پاتی ہے اور یہودی سچے ٹھہرتے ہیں جنہوں نے تورات کے مطابق اُن کو لعنتی موت مار کر ان کا دعویٰ کاذب ثابت کر دیا۔ اور پولوس نے بھی اس لعنت کی تصدیق کر دی۔ جسے ساری عیسائی دُنیا کفارہ کی خاطر درست قرار دیتی ہے۔ ورنہ اگر مسیح صلیب پر مر کر زندہ ہو گئے تھے تو اُنہیں چاہیئے کہ وہ ان کے سامنے اس نشان کو پیش کر کے ان پر اتمام حجت کرتے اور اپنی صداقت کا برملا اظہار کر کے ان کو کاذب و ملزم ٹھہراتے مگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا اور باغبان کا بھیس بدل کر فرار ہو گئے۔

نئے دل والے مسیحی کی کوئی ایک بھی مثال نہیں

جناب پادری صاحب آپ نے دُنیا کے مسیحیوں کی دنیوی وتمدنی وعلمی ترقی کا تو ذکر فرمایا ہے مگر روحانی ترقی کا نام تک نہیں لیا۔ اگر حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد کسی عیسائی بھائی کو نیا دل ملا ہے تو آپ کو اس کا بھی ذکر کرنا چاہیئے تھا۔ مگر آپ اس طرف سے کنارہ کر گئے ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام کے آنے کے بعد نہ کسی عیسائی کو نیا دل ملا اور نہ کسی نے کوئی روحانیت پائی کیونکہ نیا دل دینے اور روحانیت عطا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے صادق مسیح نائبین حضرت بانی اسلام علیہ السلام کو بھیجا اور عیسائی نہ صرف یہ کہ اس کے ماننے سے محروم رہ گئے بلکہ ان کے دشمن بن کر مقابلہ پر ڈٹ گئے۔

مسیح نے چودہ سو سال میں کسی عیسائی بھائی کو نیا دل عطا فرمایا ہے اور اس نے روحانیت کے ذریعہ سے نئی زندگی پائی ہے اور وہ مسیح کی صلیبی لعنتی موت اور کفارہ اور مفت فضل پر ایمان لا کر خدا تعالےٰ کا مقرب بن گیا ہے تو آپ اسے پیش کیجئے اور بتائیے کہ فلاں عیسائی ریورنڈ پادری یا عیسائیوں کا سربراہ پوپ اس قسم کا گذرا ہے یا موجود ہے جس نے یہ دعویٰ کیا ہو کہ عیسائیت زندہ ہے اور عیسائیت پر چل کر اسے نئی زندگی روحانیت اور خدا کا قرب حاصل ہو چکا ہے اور وہ دُنیا کو ان عیسائیت کی دعوت دیتا ہے اور خدا کا قرب وخوشنودی اور اسکی تائید وحمایت اسے حاصل ہے۔ خدا اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اسکی باتوں کا جواب دیتا

ہے۔ اور اس کی حمایت میں اسکے ساتھ کھڑا ہے وہ اس کی دعائیں سُنتا اور قبول کر کے جواب دیتا اور اس کے ہاتھ پر غیر مذاہب کے مقابلہ میں نشانات ظاہر کرتا اور امور غیبیہ اور پیشگوئیاں بتاتا اور ان کو پورا کرتا اور مخالفین کو لاجواب کرتا اور نبی کے دشمنوں کو روندتا اور ماننے والوں کی حمایت کرتا ہے اور اس پر دیگر مذاہب کے مقابلہ میں حقائق علوم ومعارف کھولتا اور دشمنوں کی کمریں اور گردنیں توڑتا ہے اور ساتھ ہی اس کی قبولیت دنشانات وپیشگوئیوں واسرار ربانی کی دس بیس مثالیں بھی پیش کریں۔ جس طرح کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح ثانی علیہ السلام نے "اسلامی اصول کی فلاسفی اور براہین احمدیہ اور پیشگوئی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء اور تریاق القلوب، وسراج منیر اور نزول المسیح اور حقیقۃ الوحی میں کثیر نمونے پیش کئے ہیں اور جملہ اہل مذاہب کو للکارا ہے مگر کوئی مقابلہ پر نہیں آیا۔ آپ بھی کسی مسیحی کی کتب واعلانات کے حوالوں سے یہ چیز پیش کریں تا موازنہ کیا جا سکے۔ مگر یاد رکھیں کہ آپ اس کی ایک بھی مثال پیش نہ کر سکیں گے اور اعتراض پر ہی اکتفاء کر کے بیٹھ جائیں گے۔

آخری گذارش

ہم جناب پادری صاحب آپ کی خدمت فیصلہ کی ایک آسان راہ پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ آپ حضرت مسیح علیہ السلام کے نشانات مع ثبوت پیش کریں ہم ان کے مقابلہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے نشانات کئی گنا پیش کر دیں گے اور آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ صادق مسیح ہیں اور واقعی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں۔ یہ نشانات وہ ہوں گے جو اب تک پورے ہو چکے ہیں۔ اور مخالفین نے ان کے خلاف کبھی زبان تک نہیں کھولی کیونکہ نشانات دو قسم کے ہوتے ہیں بعض نشانات متشابہ ہونے کی وجہ سے مخالفین کی سمجھ سے بالا ہوتے ہیں یا وہ ان کے متعلق عمداً اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ مگر بعض نشانات ایسے ہوتے ہیں کہ مخالفین بھی ان کی طرف نہیں آتے اور اُن کے متعلق خاموشی اختیار کر کے ان کی صداقت کا لوہا مان لیتے ہیں وہ محکمات میں سے ہوتے ہیں۔ پس اگر آپ واقعی طالب حق ہیں تو یہ راہ اختیار کرنے میں آپ کا کوئی نقصان نہیں بلکہ سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے آپ کے سامنے مسیح کے خلاف

۲- یہود کا طرزِ عمل موجود ہے۔ اس سے سبق حاصل کریں اور اس سے بچتے ہوئے سلامتی کا طریق اختیار فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس امر کی توفیق بخشے اور بکھیڑوں سے بچا کر راہ راست کو اختیار کرنے کا موقع عطا فرما دے اور آپ کے سینہ کو حق وصداقت کے لئے خود آپ کھول دے اور آپ کے دل کو صداقت وحقانیت سے روشن ومعمور کر دے کہ یہ دولت آسمانی بڑی مدت کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ آپ کا مخلص خیر اندیش

محمد ابراہیم قادیانی درویش مسیح ثانی
قادیان

نوٹ:- اسی مضمون کی کتابت میں بعض جگہ غلطیاں ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے ہم قارئین کرام کی خدمت میں معذرت خواہ ہیں۔

اعلانات نکاح

آج بتاریخ ۳۰ ر وفا (جولائی) ۱۳۵۰ھش بروز جمعہ مسجد احمدیہ یادگیر میں محترم حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب مدظلہ نے حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان تمام رشتوں کو جانبین کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ والسلام خاکسار محمد ادریس سیکرٹری مال یادگیر

(۱) مسماۃ عطیہ بیگم بنت مکرم شعیب احمد صاحب ساکنہ یادگیر فرزند مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم سگِ دیوانہ گزیدہ نشان حضرت مسیح موعودؑ) کا نکاح مسمّی محمد عبد اللہ صاحب قریشی ولد مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب قریشی مدرس ساکن تیاپور بعوض مبلغ ۲۰۰۰/- (دو ہزار) روپیہ مہر قرار پایا ہے۔

(۲) مسماۃ رشیدہ بیگم بنت محمد مخدوم نبیل صاحب ساکن ادگیر کا نکاح مسمّی ولی الدین خان صاحب احمدیہ لائبریرین یادگیر بعوض مبلغ ۷۲۵/- روپیہ مہر قرار پایا ہے

(۳) مسماۃ مریم بی بنت محمد عبد الرزاق صاحب ساکن تیاپور کا نکاح مسمّی عبد الرؤف ولد احمد حسین صاحب قریشی ساکن تیاپور بعوض مبلغ ۵۲۵/- روپیہ مہر قرار پایا ہے۔

(۴) مسماۃ بلقیس جہاں بیگم بنت محمد قاسم صاحب ہیڈ ماسٹر ساکن یادگیر کا نکاح مسمّی عبد الجبار صاحب ساکن تیماپور بعوض مبلغ ۹۲۵/- روپیہ مہر قرار پایا ہے

(۵) مسماۃ صغرا بیگم صاحبہ بنت عبد السلام صاحب ساکن تیاپور کا نکاح مسمّی معین الدین صاحب الیونی ساکن یادگیر بعوض مبلغ ۷۲۵/- روپیہ مہر قرار پایا ہے۔

نوٹ:- اجابت بدر واعلانِ نکاح کی رقومات مکرم محاسب صاحب کے نام ارسال کر دی گئی ہیں۔

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر

بقایا دار احباب اور جماعتوں کی فوری توجہ کیلئے

وقفِ جدید کے موجودہ مالی سال کے چھ ماہ ختم ہو چکے ہیں جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو ششماہی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن دفتر ہذا کی طرف سے بغرضِ اطلاع بھجوائی جا رہی ہے وصولی اور بقایا کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ موجودہ چھ ماہ کے علاوہ سابقہ بقایا بھی باقی ہے عہدیداران مال ایسے بقایا دار احباب کو یاد دہانی کرانا چاہیئے کہ اپنے ذمہ بقایاجات کا جائزہ جلد لیں اور اس بات کا تہیہ کریں کہ وہ نہ صرف مالی سال کا چندہ باقاعدگی سے ادا کریں گے بلکہ گذشتہ بقایا کی طرف بھی عملی قدم اُٹھا کر ذمہ داری کا ثبوت دیں گے تاکہ اُن کا حساب صاف ہو سکے

عہدیداران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بقایادار دوستوں کو ان کے ذمہ بقایا کی وصولی کیلئے خاص کوشش اور جدوجہد کریں تاکہ موجودہ مالی سال کے آخر تک تمام دوستوں کے سو فیصدی چندہ کی وصولی ہو سکے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام دوستوں اور جملہ عہدیداروں کو اپنی ذمہ داری صحیح طور پر سمجھنے کی توفیق بخشے۔ اور حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار:-

ملک صلاح الدین ایم۔ اے

قائمقام انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

احباب کا مخلصانہ اور قابل قدر تعاون

فہرست سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جارہی ہے

نظارت بیت المال آمد کی درخواست پر بیں نے جماعتہائے احمدیہ بھارت کے ذی استطاعت احباب کی خدمت میں اس مضمون کی تحریک بھجوائی تھی کہ وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بڑھتے ہوئے اخراجات کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے اخلاص اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے چندے کم از کم پچیس فی صد بڑھائیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس تحریک کا خاطر خواہ اثر ہوا ہے اور احباب کی طرف سے اخلاص اور قربانی کا قابل قدر مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اس سے قبل ان مخلصین احباب کی ایک فہرست چھپ چکی ہے اب تک مزید مندرجہ ذیل مخلصین کی طرف سے بہ تفصیل ذیل اضافہ چندہ کی مخلصانہ پیشکش آچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جزائے خیر بخشے اور ان کے مال اور اخلاص اور اولاد میں برکت بخشے۔ آمین۔

۱۔ مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندر آباد۔ وصیت $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ کرنی منظور فرمائی ہے۔

۲۔ مکرم سیٹھ محمد محسین صاحب کلکتہ — مبلغ ۲۵۰/- روپے سالانہ اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے۔

۳۔ " سیٹھ عبد المجید صاحب دہرہ کلکتہ — ۲۵ فیصد اضافہ یعنی ۱۰۰/- روپے سالانہ

۴۔ " سیٹھ معین الدین صاحب حیدر آباد — کچھ اضافہ کر دیا جائے گا۔

۵۔ " محمود احمد صاحب اوریچ — ان کو نظارت ہذا کی طرف سے تحریک تو نہیں بھجوائی گئی تھی البتہ اخبار سے اس تحریک کے بارہ میں معلوم کر کے اپنے چندہ کو دوگنا یعنی ۱۰۰٪ اضافہ منظور فرمایا ہے۔

۶۔ مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب کلکتہ — ۲۵ فی صد اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے۔

۷۔ " مسعود عالم صاحب بی۔ ڈی او سسرام — اپنا حصہ آمد $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{8}$ اور دیگر چندہ جات میں ۲۵ فی صد اضافہ۔

۸۔ " بی ایم بشیر احمد صاحب بنگلور — اپنے چندہ میں ۳۰ فی صد اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے یعنی کل ۹۰/- روپے سالانہ اضافہ۔

۹۔ " سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب حیدر آباد — اپنے تمام چندہ جات میں خاطر خواہ اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے۔ کل اضافہ ۱۵۱۰/- روپے سالانہ۔

۱۰۔ " سید ذکر الدین صاحب بولنگیر اڑیسہ — اپنے چندہ کی شرح $\frac{1}{16}$ سے $\frac{1}{10}$ بعشر کے لئے منظور فرمائی ہے۔

۱۱۔ " مرزا شیر علی بیگ صاحب مانکا گوڑا — ۲۵ فیصد اضافہ منظور فرمایا ہے یعنی ۵۰/- روپے سالانہ۔

۱۲۔ " سیٹھ رشید احمد صاحب حیدر آباد — ۲۵ فیصد اضافہ یعنی ۱۵۰/- روپے سالانہ اضافہ منظور فرمایا ہے۔

۱۳۔ " ایم۔ کے محمد بشیر صاحب منارگھاٹ — ۲۵ فیصد اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے

۱۴۔ " عبد الحمید صاحب انصاری حیدر آباد — ۲۵ فیصد اضافہ یعنی ۱۱۲/- روپے سالانہ

۱۵۔ خواجہ عبد القیوم صاحب لکھنؤ — پہلے ۱۲/- روپے سالانہ چندہ دیتے تھے اب ۶۷/- روپے سالانہ یعنی ۵۵/- روپے کا اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے۔

۱۶۔ " عبد الرحمٰن خان صاحب بھدرواہ — اپنے حصہ آمد میں ۱۰/- روپے ماہوار کا اضافہ یعنی ۱۲۰/- روپے سالانہ اضافہ منظور فرمایا ہے۔

۱۷۔ " شیخ محمد رفیق صاحب مدراس — اگست ۱۹۷۱ء سے اپنے چندہ عام میں ۲۵ فیصد اضافہ کرنا منظور فرمایا ہے

ان سب کے لئے دعا کی درخواست سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے — (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

سکندر آباد میں لجنہ اماء اللہ کا تربیتی جلسہ (بقیہ صفحہ ۵)

مسلمان ہو جائے گا .... مسلمان ہونے سے پہلے تو وہ ہمارے عمل اور ہمارے نمونے سے ہی اسلام کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے .... جیسا کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یہ کام ہمارے لبی کا نہیں بلکہ یہ کام تمہارے ہاتھ ہی سے ہو سکتا ہے۔ جب تک تم ہماری مدد نہ کرو اور ہمارے ساتھ تعاون نہ کرو اور جب تک تم اپنی زندگیوں کو اسلام کے لئے نہ لگا دو گی اس وقت تک ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

اب میں ایک بات کی طرف اور اپنی بہنوں کو توجہ دلاتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کرتی ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں کی تربیت کیلئے لجنہ اماء اللہ کے شعبہ کو قائم کیا لیکن ساتھ ہی آپ نے بچیوں کی تربیت کو ضروری سمجھتے ہوئے شعبہ ناصرات قائم کیا۔ تاکہ اس شعبہ کے تحت ہماری بچیاں کچھ سیکھ کر احمدیت کی مدد کرنے والیاں بنیں لیکن جتنا یہ شعبہ اہم ہے ابھی بھی مائیں اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتیں۔ مجھے خوشی ہے کہ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کی جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ صدیقہ الہ دین نے اپنی طرف سے اس شعبہ کو ترقی دینے کی انتھک کوششیں کیں لیکن اگر ان کی کوششوں کے ساتھ ماؤں کا تعاون بڑھ جائے تو یہاں کی ناصرات الاحمدیہ بہت جلد ترقی کر سکتی ہے اور چند سال کے بعد آپ کو لجنہ اماء اللہ کے کام کرنے والا ایک گروہ تیار مل جائے گا لیکن ضرورت ہے اطاعت اور تعاون کی۔ پس جہاں مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ صدیقہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ نے اپنے فرائض اچھی طرح ادا کئے۔ اب ان کی شادی ہو گئی۔ خدا تعالیٰ ان کو جہاں جائیں خدمت دین کا موقع دیتا چلا جائے۔ لیکن شادی شدہ ہو کر بھی کسی جانے سے سستی نہیں آنا چاہیئے۔ یہی چاہتی ہوں بچیاں شوق سے آگے بڑھیں اور کام سنبھالیں۔ اور ایک کے بعد دوسری کام سنبھالتی چلی جائے۔ تمام اپنی لڑکیوں میں سے ایک۔ ایک بچی کو احمدیت کی خدمت اور مدد کرنے کے لئے تیار کرتی چلی جائیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں اور بچیوں کے اندر سچی محبت خدا تعالیٰ کی اور سچی محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن مجید سے پیدا کرے۔ تاکہ ہم اور ہماری اولاد احمدیت کیلئے ایک مفید وجود ثابت ہوں اور ہر وہ تحریک جو خلیفۂ وقت کی طرف سے ہو ہم اور ہماری اولاد اس پر سب سے پہلے عمل کرنے والیاں ہوں۔ آمین۔

اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ اٰل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

خاکسارہ فرحت الہ دین
جنرل سیکرٹری لجنہ سکندر آباد۔ $\frac{1}{2}$۲۴

درخواستہائے دعا

● — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری اہلیہ مبارکہ مریم صاحبہ کو بی۔ اے فائنل کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ ابھی ان کا ارادہ تعلیم جاری رکھنے کا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر طرح موجب برکت بنائے آمین مبارکہ مریم نے کامیابی کی خوشی میں ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں اور ۵/- روپے اعانت بدر میں دیئے ہیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) محمد عابد از شاہجہانپور

● — اللہ تعالیٰ کا احسان و فضل ہے کہ اُس نے میرے دونوں بچوں عزیزہ امۃ الرحیم سلمہا کو رجوانی اور خاور فضل جبیل سلمہ کو ۲۷ رجولائی صبح لڑکی عطا فرمائی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اسکو مبارک کرے۔ ان دونوں کو صحت وسلامتی عطا فرمائے۔ نیک صالحہ بنائے۔ والدین اور خاندان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ اس کے فضلوں کی وارث بنے اللھم آمین۔ خاکسار اکثر بیمار رہتا ہے صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ والسلام اختر فضل الرحمٰن خوزہ

پروگرام دورہ
مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال
جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ وبہار

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ وبہار کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال مورخہ ۱۲ ۸/۷۱ سے جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ وبہار کے مالی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں کماحقہٗ تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	[illegible]	—	۱۲-۸-۷۱
راؤڑکیلہ	۱۵-۸-۷۱	۲	۱۷-۸-۷۱
سورو	۱۸-۸-۷۱	۱	۱۹-۸-۷۱
بھدرک	۱۹-۸-۷۱	۱	۲۰-۸-۷۱
کٹک	۲۰-۸-۷۱	۱	۲۱-۸-۷۱
کٹک پولیس لائن	۲۱-۸-۷۱	۱	۲۲-۸-۷۱
بھوبنیشور	۲۲-۸-۷۱	۱	۲۳-۸-۷۱
خوردہ	۲۳-۸-۷۱	۱	۲۴-۸-۷۱
کیرنگ	۲۴-۸-۷۱	۲	۲۶-۸-۷۱
مانکا گوڑا	۲۶-۸-۷۱	۱	۲۷-۸-۷۱
نیاگڑھ	۲۷-۸-۷۱	۱	۲۸-۸-۷۱
نرگاؤں	۲۸-۸-۷۱	۱	۲۹-۸-۷۱
کوڈاپلی	۳۰-۸-۷۱	۱	۳۱-۸-۷۱
پینکال	۳۱-۸-۷۱	۱	۱-۹-۷۱
کوٹ پلہ	۱-۹-۷۱	۱	۲-۹-۷۱
ارکہ پٹنہ	۲-۹-۷۱	۱	۳-۹-۷۱
کیندرہ پاڑہ	۳-۹-۷۱	۱	۴-۹-۷۱
سونگھڑہ	۴-۹-۷۱	۲	۶-۹-۷۱
کلکتہ	۷-۹-۷۱	۴	۱۱-۹-۷۱
موسنی	۱۲-۹-۷۱	۲	۱۴-۹-۷۱
جمشید پور	۱۴-۹-۷۱	۲	۱۶-۹-۷۱
رانچی	۱۶-۹-۷۱	۱	۱۷-۹-۷۱
جانکیپور	۱۸-۹-۷۱	۲	۲۰-۹-۷۱
بریہ پورہ	۲۰-۹-۷۱	½	۲۰-۹-۷۱
خانپور ملکی	۲۰-۹-۷۱	۱	۲۱-۹-۷۱
بلاری	۲۱-۹-۷۱	۱	۲۲-۹-۷۱
مونگھیر	۲۲-۹-۷۱	۱	۲۳-۹-۷۱
ادرین	۲۳-۹-۷۱	۱	۲۴-۹-۷۱
مظفرپور	۲۴-۹-۷۱	۱	۲۵-۹-۷۱
پٹنہ	۲۵-۹-۷۱	۱	۲۶-۹-۷۱
آرہ	۲۶-۹-۷۱	۱	۲۷-۹-۷۱
قادیان	۲۹-۹-۷۱	—	—

درخواست دعا: مکرم ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال جمشید پور خدا کے فضل سے بڑی محنت اور خلوص سے اپنے فرائض کام دے رہے ہیں مزید بہتر رنگ میں خدمات بجالانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں اسی طرح دوسری جماعتوں کے سیکرٹریان مال جو مخلصانہ طور پر محنت سے سلسلہ کی خدمت بجالاتے ہیں انکے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے (ناظر بیت المال آمد قادیان)

موصی صاحبان سے ضروری گذارش

موصی صاحبان: دفتر بہشتی مقبرہ سے خط وکتابت میں اپنے نام کے ساتھ وصیت نمبر ضرور تحریر کیا کریں۔

آمد میں کمی و بیشی اور پتہ میں تبدیلی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ میں ضرور دینی چاہیئے۔

وصیت کے متعلق خط وکتابت براہ راست دفتر بہشتی مقبرہ سے کرنی چاہیئے بعض موصیان و سیکرٹریان مال دوسری دفتروں کی ڈاک میں کاغذات بھجوا دیتے ہیں یہ کاغذات بروقت دفتر بہشتی مقبرہ میں موصول نہ ہونیکی وجہ سے کارروائی کرنے میں دیر ہو جایا کرتی ہے۔

اپنی آمد کے مطابق ہر ماہ باقاعدگی سے حصہ آمد ادا کرتے رہنا چاہیئے تاکہ بقایا نہ ہونے پائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ضرورت ہے

وکالت مال تحریک جدید میں ۲ محررین کی جگہ خالی ہے جس کے لئے میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس کارکنان کی ضرورت ہے جن کو قواعد کے مطابق اس وقت ابتدائی تنخواہ ۲۲۰-۶-۱۸۰-۵-۱۳۰-۴-۹۰ کے گریڈ میں -/۹۰ روپیہ ماہوار دی جائیگی۔ گو یہ مشاہرہ بہت کم نظر آتا ہے لیکن خدمت دین کا اصل وقت وہی ہوتا ہے جب افراد کی ضرورت ہو۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"آج جو دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کردیگا اور دنیا کی پرواہ نہیں کریگا ایک وقت آئیگا کہ دنیا اسکی طرف دوڑتی ہوئی آئے گی لیکن اس وقت تم دین کو سامنے رکھو اور ہزار دو ہزار کے چکر میں نہ پڑو وقف اس بات کو سامنے رکھو کہ جاہے فاقے آئیں ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا کو پڑھا کر رہیں گے۔"

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مصدقہ سرٹیفکیٹ کی نقل کے ساتھ مقامی صدر جماعت کی سفارش سے دفتر ہذا میں بھجوا کر خدمت دین کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

پرزہ جات خیال فرمایئے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کیلئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکتا اور یہ پرزہ نایاب ہو گیا ہے آپ فوری طور پر ہمیں لکھیئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے کار اور ٹرک پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ:- Auto Centra

فون نمبر: 23—1652 / 23—5222

درخواست دعا

خاکسار نے امسال M.B.B.S. کے دوسرے سال کا امتحان دیا ہے۔ تمام قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:-
طارق احمد احمدی ابن منشی غلام مصطفیٰ صاحب کٹک